ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ

اصلاح

مرتبہ

ابو اللیث

مدرسۃ الاصلاح - سرائے میر - اعظم گڈھ

سالانہ چندہ عہ ؍

اصلاح

(سہ ماہی)

جلد ۱ بابت ماہ جنوری، فروری، مارچ سنہ ۱۹۴۱ء نمبر ۱

فہرست مضامین

شذرات	۱ - ۲
عمل صالح	۳ - ۱۲
کوائف مدرسہ	۱۳ - ۱۶
گوشوارہ آمدنی	۱۷ - ۳۲

پبلشر: منشی محمود علی، مدرسۃ الاصلاح سرائمیر
پرنٹر: محمد اویس وارثی معارف پریس اعظم گڈھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شذرات

پونے سوا سال کے وقفہ کے بعد مرحوم "الاصلاح" کی جگہ یہ سہ ماہی اصلاح مدرسہ کے ہمدردوں، دائرہ حمیدیہ کے خیر خواہوں اور الاصلاح مرحوم کے قدر دانوں کی خدمت میں حاضر ہو رہا ہے۔ یہ الاصلاح کے بجائے صرف اصلاح ہے یعنی الاصلاح پر علمیت اور عربیت کا جو بوجھ لدا ہوا تھا اس پر سے اتار دیا گیا ہے۔ الاصلاح ملک کے تعلیم یافتہ طبقہ کے لئے نکالا گیا تھا اس لئے اس میں انہی کے مذاق اور دلچسپی کی چیزیں ہوتی تھیں۔ یہ رسالہ عوام الناس کی خدمت کے لئے ہے، اس لئے اس میں کوئی چیز ایسی نہ ہوگی جو کم استعداد دماغوں کے لئے بوجھ ہو۔ سیدھی سادی باتیں ہوں گی جن کو ہر شخص پڑھ کر سمجھ سکے گا، اور اگر چاہے گا تو ان سے فائدہ اٹھائے گا۔

ہمارے سامنے ایک خاص ارادہ ہے، اس ارادے کے لئے ایک خاص اسکیم ہے اور یہ رسالہ اس اسکیم کا ایک خاص جزو ہے۔ چند حرفوں میں اس ارادہ اور اسکیم کی طرف ہم اشارہ کریں گے۔ اس سے اس رسالہ کا مقصد بھی واضح ہو جائے گا۔

ہمارا مقصد مسلمانوں کے اندر ایک ایسا انقلاب پیدا کرنا ہے جس کا نتیجہ یہ ہو کہ قرآن مجید ان کے تمام فکر و عمل کا مرکز قرار پا جائے۔ ہم پورے یقین کے ساتھ سمجھ نہیں بلکہ دیکھ رہے ہیں کہ اس وقت جو ذہنی و فکری جنگ جاری ہے، اس جنگ میں مسلمان اپنے تئیں کمزور پا رہے ہیں، اور اس کمزوری کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس ہتھیار سے یہ لڑائی نہیں لڑ رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عنایت فرمایا تھا اور جو اس جنگ کے جیتنے کا واحد ہتھیار ہے، اور اگر کوئی خدا کا بندہ اس کو ہاتھ میں لینے کی جرأت بھی کرتا ہے تو ایک عرصہ کی غفلت و دوری کے بعد مسلمان اس کے استعمال سے ایسے ناآشنا ہو چکے ہیں کہ بجائے اس کے کہ اس سے دشمن کو کچھ نقصان پہنچائیں اپنی ہی تباہی میں کچھ اضافہ کر لیتے ہیں، اور اس طرح ان لوگوں کا تمسک بالکتاب، دوسروں کے ترک کتاب سے بھی کچھ زیادہ مضر ہو جاتا ہے۔

پس ہمارے پیش نظر یہ مقصد ہے کہ مسلمان قرآن مجید کی صحیح تعلیمات سے واقف ہو جائیں، اور اس کو اپنی فکری و عملی زندگی کے تمام شعبوں میں اس طرح استعمال کرنے لگیں جس طرح ایک ماہر کار، ایک آزمائے ہوئے ہتھیار کو استعمال کرتا ہے۔

اس ارادہ کو عمل میں لانے کے لئے ہمارے سامنے ایک خاص اسکیم ہے جس کے چند اجزا اس وقت تک بروئے کار آ چکے ہیں،

۱۔ سب سے پہلے مدرسۃ الاصلاح ہے جس کا مقصد ایک

ایسی صالح و مصلح جماعت کا پیدا کرنا ہے جو کتاب و سنت کے علم میں مجتہدانہ بصیرت رکھتی ہو، بلکہ ان کے مزاج میں دخل پالے، یہ جماعت قرآن مجید کی روشنی میں ایک طرف تو اپنے تمام پچھلے خزانہ کا جائزہ لے گی، اور اس کے صحیح و سقیم میں امتیاز کرے گی، دوسری طرف نئے ذخیروں کا احتساب کرے گی، اور ایک با اختیار جماعت کی طرح بتائے گی کہ اس میں کتنا اخذ کے قابل ہے اور کتنا ترک کے، تیسری طرف اجتہاد کے بند دروازے کو کھولے گی، اور زمین میں خدا کی بندگی کی طرح پھر ڈالے گی، اس طرح کی جماعت کا پیدا کرنا مدرستہ الاصلاح کا مقصود ہے، اس کے لئے مدرسہ کے کارکنوں کی جد و جہد جاری ہے، وسائل و اسباب کی تلاش ہے، اللہ تعالیٰ مددگار و کارساز ہے، اگر یہ کام خدا کا کام ہے اور اس میں کچھ بھی خلوص و للہیت ہے تو یہ کوشش بار آور ہوگی، اور اس جماعت کے اندر سے کچھ نفوس انشاء اللہ ضرور ایسے نکل آئیں گے، جو اس زمین کے لئے نمک کا کام دیں گے،

۲- دوسری طرف دائرۂ حمیدیہ ہے، اس کے اہتمام میں قرآنی اور اسلامی علوم کے متعلق عربی اور اردو میں ایسی کتابیں شائع ہو رہی ہیں، جو ہندوستان کے ذہین طبقہ کو مذہبی تحقیق و تنقید کے صحیح راستہ کی طرف رہبری کریں گی، جن دماغوں پر جمود کے تالے ہیں، ان کتابوں سے ٹوٹ جائیں گے، اور جو لوگ بھاگے چلے جا رہے ہیں وہ مجبور ہوں گے کہ تھوڑی دیر ٹھہر کر اپنے خیالات پر نظر ثانی کریں، اور اس طرح ان کتابوں کی بدولت صحیح فکر اسلامی کی شاہراہ لوگوں کے سامنے خود بخود نمایاں ہو جائے گی، ان کتابوں کی اشاعت کا سلسلہ برابر جاری رہیگا، اگرچہ بظاہر ان کا اثر محدود ہے، لیکن ہم اس کے لئے غمگین نہیں ہیں، ہمارے پیش نظر صرف قوم کا ذہین طبقہ ہے، اور وہ زیادہ دیر تک حقائق سے آنکھیں نہیں بند کر سکے گا،

۳- تیسری طرف اس رسالہ کے ذریعہ سے اور اچھے مبلغین کے ذریعہ سے (بشرطیکہ وہ دستیاب ہو جائیں) ہم عام مسلمانوں کو بھی ان چیزوں کے قریب لانا چاہتے ہیں، مدرسہ اور دائرہ حمیدیہ دونوں کی جد و جہد کا تعلق صحیح اسلامی ذہن پیدا کرنے سے ہے، اور اس طرح ان کا تعلق عام مسلمانوں سے بالواسطہ ہے، یہ رسالہ براہ راست عام مسلمانوں کو مخاطب کرے گا اور انہی کی بولی میں انکے سامنے انکی زندگی کی اصلی ضرورتیں اور ذمہ داریاں بتائے گا،

یہ تو اس رسالہ کا اصلی مقصد ہے جس کے لئے نکالا گیا ہے، لیکن اسکے پڑھنے والوں کو اس ضمن میں اور بہت سے فوائد حاصل ہوں گے، جو بجائے خود نہایت اہمیت رکھتے ہیں، مثلاً

اس سے لوگوں کو مدرسہ اور دائرہ حمیدیہ کی سہ ماہی کی پوری رپورٹ مل جائے گی، مدرسہ کے تعلیمی کام، تصنیفی کام، اصلاحی کام، باہر کے اکابر اور ہمدردوں کی آمد کے تاثرات، ہمارے ارادے، دوسروں کے مشورے، ہر سہ ماہی کے عطیات کی تفصیل، ہماری مشکلات، یہ تمام باتیں آپ کو ہر تین مہینے کے بعد اس رسالہ سے معلوم ہو جایا کریں گی، اور گو آپ مدرسہ سے دور ہیں لیکن مدرسہ اپنی ساری سرگذشت کے ساتھ آپ کے پاس پہنچ جایا کرے گا،

اسی طرح اس کا بھی اہتمام کیا جائیگا کہ مدرسہ کے ان ہمدردوں کو جو پردیس میں ہیں اس رسالہ کے ذریعہ سے انہیں کے وطن کے عام حالات معلوم ہو جایا کریں،

ان مقاصد کے ساتھ اس رسالہ کو جاری کیا جا رہا ہے، فی الحال یہ سہ ماہی ہوگا، آئندہ اگر حالات موافق ہوئے تو اسکو ماہوار کر دیا جائیگا،

عمل صالح

مسلمانوں میں عام طور سے جو غلط خیالات و عقائد پھیلے ہوئے ہیں، ان میں ایک نہایت بے سروپا اور مہلک عقیدہ یہ ہے کہ دین و دنیا کی کامیابی کے لئے عمل کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ کے چہیتے بندے وہی ہیں اس لئے خواہ کچھ کریں یا نہ کریں، ہر قسم کی فوز و فلاح کا حقیقی استحقاق انہی کو حاصل ہے،

اس بے بنیاد عقیدہ کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ مسلمان شاہراہ عمل سے بالکل دور جا پڑے ہیں۔ دنیاوی کامیابی ہو یا اخروی، اس کے حصول کے لئے انہیں کسی قسم کی جد و جہد کی مطلق ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ وہ آنکھیں بند کئے ہوئے محض کرشمۂ الٰہی پر بھروسا کئے بیٹھے ہیں، اور سمجھتے ہیں کہ عمل کے بغیر ہی اللہ تعالیٰ انہیں ہر دو جہاں کی کامیابیاں عطا کر دیگا، لیکن ظاہر بات ہے کہ نظام کائنات انسانی اوہام و خواہشات کے تابع نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے چند اصول ٹھہرا دیئے ہیں، جن میں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی، اور انہی اصولوں میں ایک یہ بھی ہے کہ

لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ — انسان کو اتنا ہی ملے گا جتنی اس نے کوشش کی،

اس لئے مسلمانوں کی اس بے عملی کا نتیجہ دنیا میں آخرت کی خبر خدا جانے، صرف وہی ہو سکتا تھا جس سے مسلمان اس وقت دوچار ہیں یعنی حرمان و بدنصیبی، اور حرمان و بدنصیبی بھی ایسی کہ اگر اس کو کچھ اور زندگی مل گئی، تو وہ ان میں اپنے قدم اس طرح جمائے گی کہ اس کا اکھاڑنا دشوار ہو جائیگا، (لا سمح اللہ)

قاعدہ یہ ہے کہ جب انسان اپنی بے عملیوں یا بد اعمالیوں کی بدولت مصیبتوں کا شکار ہوتا ہے، اور ان کے مقابلہ میں اسکی قوت و ہمت عاجز و درماندہ ثابت ہوتی ہے تو اس پر ایک خاص قسم کی مایوسی طاری ہو جاتی ہے، جس کی وجہ سے وہ بجائے اس کے کہ ان مصائب سے نجات حاصل کرنے کے لئے کچھ ہاتھ پاؤں مارے، خوش آیند تصورات و تخیلات کا کنج عافیت تلاش کرتا ہے، اور اس میں اس طرح لذت و آرام محسوس کرنے لگتا ہے، کہ رفتہ رفتہ اس کے قوائے عمل بالکل ہی ناکارہ و مفلوج ہو کر رہ جاتے ہیں۔ یہی حال اس وقت مسلمانوں کا بحیثیت قوم ہو رہا ہے، ماضی میں ان کو جو دنیاوی اقبال و عروج نصیب ہوا تھا اس نے ان کے اندر ایک قسم کی بے نیازی اور استغنا کی شان پیدا کر دی تھی، جو بالآخر ان کی بے عملی کا باعث ثابت ہوئی، اور اس کے نتیجہ میں انہیں انحطاط و زوال سے دوچار ہونا پڑا اور اس سے بڑھکر یہ کہ زوال کے ساتھ ساتھ ان پر مایوسی کہ کبھی غلبہ حاصل ہو گیا، پس وہ مجبور ہو گئے کہ خوش اعتقادیوں اور خوش آیند اوہام کے سہارے اپنی زندگی کاٹیں۔ چنانچہ انھوں نے

مختلف قسم کے عجیب و غریب اوہام اپنی طرف سے گڑھ لئے ہیں اور ان کو ان کے نزدیک بالکل بنیادی عقائد کی سی اہمیت حاصل ہوگئی ہے، مثلاً ابتلاء کا عام طور سے یہ مفہوم سمجھا جاتا ہے کہ خدا کے نیک بندوں کو ہمیشہ دنیا میں مصائب ہی کا شکار ہونا پڑتا ہے اور ان سے نجات پانے کی کوشش کرنا خرابی ایمان کی دلیل ہے یا تقدیر کے معنی یہ قرار پاگئے ہیں کہ قسمت میں جو کچھ لکھا ہوا ہوگا، ہوکر رہیگا کرنے دھرنے سے کیا حاصل، ہمیں ہر بُری بھلی حالت کو صبر کے ساتھ انگیز کرنا چاہئے تا آنکہ مہدی آخر الزماں آئیں جو ہمیں ہر قسم کی مصیبت سے نجات دلائیں گے، اور اس وقت ان کے ذریعہ دنیا پھر ایک بار مسلمانوں کے جاہ وجلال کا خیرہ کن جلوہ دیکھے گی

اس قسم کے تصورات یا تو تمامتر مسلمانوں کی شکست خوردہ اور مایوسانہ ذہنیت کا نتیجہ ہیں، یا اگر ان کی کوئی اسلامی بنیاد ہے، تو وہ اسی مذکورہ ذہنیت کی بنا پر نہایت غلط طور سے موجودہ حالات کے ساتھ جوڑ لئے گئے، اور اس طرح یہ تصورات اسلامی عقائد کا جامہ پہن کر آن کی موجودہ بےعملیوں کے لئے سند جواز بن گئے ہیں، اور روز بروز ان کی قوت عمل کو کمزور سے کمزور بناتے جارہے ہیں، اور افسوس یہ ہے کہ یہ سب کچھ ایسی حالت میں ہو رہا ہے، کہ خدا کی دی ہوئی ہدایت ان میں موجود ہے، جو پُکار پکار کر اعلان کر رہی ہے کہ مسلمان اس وقت جس راستہ پر گامزن ہیں وہ سر تا سر جہل و فریب کا راستہ ہے، اور اس پر چلنا اپنے کو موت کے منہ میں ڈالنا ہے لیکن یہ صدا، صدا بصحرا ثابت ہو رہی ہے، کیونکہ قرآن انکے نزدیک اسلئے نازل ہی نہیں ہوا ہے کہ اس سے کوئی روشنی حاصل کی جائے وہ خدا کا ایک تبرک ہے، اور اس کے احترام کے معنی صرف یہ ہیں کہ وہ گھر میں کسی طاق کی زینت بنا رہے، یا بعض امراض جسمانی میں اس کی آیتیں گھول کر پی لی جائیں۔

قرآن مجید اور عمل

کوئی اندھا ہی ہوگا جو قرآن مجید پڑھے اور یہ محسوس نہ کر سکے کہ اس کے نزدیک ہر قسم کی کامیابی کے لئے عمل ایک ضروری شرط ہے۔ اس نے بطور کلیہ یہ بات بتائی ہے کہ

لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی،
انسان کو اتنا ہی ملے گا جتنی اُس نے کوشش کی،

اور پھر اسکی توضیح اکثر مقامات پر بہت تفصیل کے ساتھ کر دی ہے، اُس نے صاف صاف بتا دیا ہے کہ کامیابی دنیاوی ہو یا اخروی اس کا دارومدار ایمان اور عمل صالح پر ہے،

دنیاوی فوز و فلاح کے متعلق فرمایا ہے،

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ (یونس-۷)
وہ لوگ جو ایمان لائے اور ڈرتے رہے، ان کے لئے اس دنیا میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی،

اور اخروی کامیابی کے متعلق ارشاد ہوا ہے،

وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اچھے عمل کئے

اَنَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ
انکو خوشخبری سنادو کہ ان کے لئے باغ ہیں جن کے تلے نہریں بہ رہی ہونگی،

اسی طرح اس نے دین و دنیا کے خسران کو بھی اعمال ہی کا نتیجہ قرار دیا ہے آخرت کے سلسلہ میں ارشاد ہوا ہے،

وَاِنَّ لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابَ النَّارِ
اور کافروں کیلئے دوزخ کا عذاب ہے،

اور دنیا میں بھی ان کے عذاب و ناکامی کی وجہ فسق و فجور، اور ظلم و طغیان کو بتایا ہے،

وَالَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا یَمَسُّھُمُ الْعَذَابُ بِمَا کَانُوْا یَفْسُقُوْنَ،
اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا انکی نافرمانیوں کی سزا میں ہمارا عذاب ان پر نازل ہو کر رہے گا،

پھر گذشتہ قوموں کی تعذیب و انعام کے جو واقعات بیان کئے گئے ہیں ان میں بھی اس اصل کو نمایاں کر کے پیش کیا گیا ہے،

سورہ انعام میں گذشتہ قوموں کی تباہی کا بیان حسب ذیل الفاظ میں مذکور ہے،

حَتّٰی اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰھُمْ بَغْتَۃً فَاِذَا ھُمْ مُّبْلِسُوْنَ،
یہاں تک کہ جو نعمتیں انکو دی گئی تھیں انکو پاکر وہ خوش ہوئے، یکایک ہم نے انکو عذاب میں دھر پکڑا اور بس وہ بے آس ہو کر رہ گئے،

اور منعم قوموں کے تذکرہ میں ایمان اور عمل صالح کو انعام کا موجب قرار دیا ہے،

کَذٰلِکَ حَقًّا عَلَیْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِیْنَ،
ہم نے اپنے ذمہ لازم کر لیا ہے کہ ایمان والوں کو بچا لیا کریں،

اور یہ اصول سنۃ اللہ قرار دے گئے ہیں، جن میں تبدیلی نہیں ہو سکتی،

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ،
ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے، اور آخرت میں بھی خدا کے کلمات میں فرق نہیں آتا،

چنانچہ قرآن مجید کی ان ہی تعلیمات و ہدایات کا یہ نتیجہ تھا کہ جب تک مسلمان مسلمان رہے، عمل کو کامیابی کی ایک ضروری شرط سمجھتے رہے، اور اپنی زندگیاں عمل اور جد و جہد کے لئے وقف کر دیں۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی زندگی بھی تمامتر اسی صورت کی مظہر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے متعلق کون نہیں جانتا کہ وہ سرتاپا جہاد و عمل تھے، دنیاوی فوز و فلاح ہو یا اخروی ہر ایک کے لئے وہ پوری کوشش کرتے تھے، اور اس کے بغیر کامیابی ناممکن خیال کرتے تھے صحابہ کرام کے متعلق جو یہ فقرہ مشہور ہے، کہ

ھم بالليل رھبان وبالنھار فرسان
وہ رات کو راہب اور دن کو شہسوار ہیں،

وہ ان کی اسی حالت کی طرف اشارہ کرتا ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد

اعمل لدنیاک کانک لا تموت ابدا ۔ دنیا کے لئے اس طرح کام کرو کہ گویا تم کبھی نہیں مروگے،

بھی اسی اصل کا مظہر ہے،

بے عملی کے اسباب

پھر قرآن نے صرف یہی نہیں کیا ہے کہ عمل کی اہمیت اتنی وضاحت و تفصیل کے ساتھ بیان کر دی ہے بلکہ جن اسباب و وجوہ کی بنا پر انسان بالعموم بے عملی کا شکار ہوتا ہے ان سے بھی تعرض کیا ہے اور ان کو ضروری ہدایات کے ساتھ اسطرح بیان کر دیا ہے، کہ اگر مسلمان قرآن کو اپنا اسوہ عمل بنائے تو وہ کبھی بھی بے عمل نہیں ہو سکتے تھے، مثال کے طور پر انسان کو بالعموم سعی و عمل سے غافل کرنے والی حسب ذیل باتیں ہوا کرتی ہیں:

(۱) وہ گمان کرتا ہے کہ دنیا و آخرت میں کامیابی کا انحصار کچھ عمل پر نہیں ہے، یہ محض خدا کی مرضی پر موقوف ہے، جس کے حصول کے لئے کچھ ضروری نہیں، کہ عمل بھی ٹھیک ہو، کیونکہ

(الف) وہ عمل کے باوجود تعذیب کر سکتا ہے، اور یہ بھی ممکن ہے کہ عمل کے بغیر اپنی ہر قسم کی نوازشوں سے سرفراز کر دے،

(ب) دنیا و عقبیٰ میں ایسی قوتیں موجود ہیں جن کی ہمدردیاں یا سفارشیں بندے کے لئے مفید ہو سکتی ہیں، اور اُن کی ہمدردیوں اور سفارشوں کے حصول کے لئے عمل کی کوئی قید نہیں ہے،

(۲) کسی شخص کی زندگی جب راحت و آسائش میں گذرتی ہے تو اس سے ایک طرف تو اس میں ایک قسم کے استغنا اور بے نیازی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، جو بذات خود عمل کے منافی ہے، اور دوسری طرف یہ خیال رفتہ رفتہ اس کے دل میں گھر کر لیتا ہے، کہ نعائم و لذات کی فراوانی اس بات کی علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر بہت مہربان ہے، اسلئے سعی و عمل کی اب ضرورت ہی کیا ہے، عمل کے بغیر ہی اللہ تعالیٰ اس کو دین و دنیا میں اپنی رحمت سے سرفراز فرمائیگا،

سورہ فجر کی حسب ذیل آیت میں انہی لوگوں کی طرف اشارہ ہے،

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ (الآیۃ)

انسان کا حال یہ ہے کہ جب اس کا رب اسکو آزماتا ہے اور اس کو عزت و نعمت دیتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار میری تکریم کرتا ہے،

اور مشرکین جو عذاب کی دھمکی سنکر ازرہ تکبر یہ کہا کرتے تھے کہ

قد مس آباءنا الضراء والسراء ۔ ہمارے آباء کو تکلیف و آرام پہنچا تھا،

تو اس کی بنیاد بھی ان کا یہی گمان تھا کہ اللہ ہم پر مہربان ہے، اسلئے ہم معذب کیوں ہونگے، اور نعائم سے محروم

کیوں کئے جائیں گے، حد یہ ہے کہ ان کو اپنے اس گمان پر اتنا جزم تھا کہ ان کی سمجھ میں یہ بات نہیں آتی تھی کہ ان کے ہوتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی کیسے ہو سکتے ہیں،

لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ۔ یہ قرآن کیوں دونوں قریوں میں سے کسی بڑے آدمی پر نہیں اُتارا گیا،

اور یہ کچھ مشرکین عرب کے ساتھ مخصوص نہیں تھا گذشتہ قوموں کا حال بھی یہی تھا، ان کے نزدیک نبیوں کے جھوٹے ہونے کے لئے صرف یہی دلیل کافی تھی، وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ،

(۳) کثرت مال و دولت ہی کی طرح دینی شرف و اعزاز یا نسل و نسب کا امتیاز بھی انسان کو عمل سے غافل کر دینے والا ہوتا ہے، انسان ان چیزوں کی بنیاد پر یہ سمجھنے لگتا ہے کہ وہ اور لوگوں پر شرف و مزیت رکھتا ہے، اور اسکی وجہ سے وہ خدا کا زیادہ مقرب ہے، پس وہ سمجھتا ہے کہ وہ چاہے کچھ کرے یا نہ کرے بہر صورت کامیابی اور فلاح کا مستحق وہی ہو سکتا ہے،

یہ چند وہ اسباب ہیں جو عام طور سے انسان کو عمل سے بیگانہ کر دیا کرتے ہیں اس لئے قرآن پاک نے مختلف موقعوں پر ان سے تعرض کیا ہے، اور ان کی بابت تنبیہات فرمائی ہیں،

قرآن مجید کی تنبیہات

پہلی بات کے پہلے جز کے سلسلہ میں صرف یہی نہیں بتایا ہے، جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے کہ کامیابی اور ناکامی کا دار و مدار عمل پر ہے بلکہ اس سے بڑھ کر اکثر جگہ یہ تصریح فرما دی ہے، کہ اس قسم کا عقیدہ ایمان کے منافی ہے کیونکہ مجازات و عدل اس کے اوصاف کے اہم عناصر ہیں،

فرمایا گیا ہے،

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا،

کیا یہ لوگ ملک میں چلے پھرے نہیں، اور نہیں دیکھا کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گذرے ہیں ان کا کیا انجام ہوا، حالانکہ وہ ان سے کہیں بڑھکر تھے، اور اللہ کو زمین و آسمان کی کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی، وہ واقف اور بڑی قدرت والا ہے،

ان آیات میں دنیاوی مجازات کو ثابت کیا گیا ہے، اخروی مجازات کے اثبات کے سلسلہ میں بھی جا بجا قدرت علم اور عدل ہی سے استدلال کیا گیا ہے،

إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ،

بیشک ہم ہی مردوں کو جلائیں گے اور جو عمل زاد آخرت بناکر آگے بھیجے ہیں اور جو آثار ان کے مرنے کے پیچھے دنیا میں باقی رہ جاتے ہیں ہم سبکو لکھتے ہیں اور ہم نے تو سب ہی چیزوں

اور یہ دونوں باتیں اختصار کے ساتھ حسب ذیل آیت میں جمع کر دی گئی ہیں،

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۗ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ،

جو نیک عمل کرتا ہے اپنے لئے اور جو برا کرتا ہے اپنے لئے، اور تمہارا پروردگار مطلق کسی پر ظلم نہیں کرتا

اور یہ بات قرآن کے نزدیک اتنی واضح ہے کہ جو لوگ اس کے برعکس یہ خیال کرتے ہیں کہ مجازات یا عدل کا کام نہیں کیا جائیگا، ان کی حالت پر بہت سخت تعجب ظاہر کرتا ہے،

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ،

بیشک پرہیزگاروں کے لئے ان کے پروردگار کے ہاں مزے کے باغ ہیں، کیا ہم فرمانبردار بندوں کو گنہگاروں کے برابر کر دینگے کیسے بے تکے حکم لگاتے ہو؟

اسی طرح اس نے دوسرے جزء کو بھی مختلف طریقوں سے باطل ٹھہرایا ہے، مثلاً اس نے جابجا یہ تصریح فرمائی ہے کہ کائنات میں صرف خدا کی مرضی جاری و ساری ہے،

لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا

اگر زمین و آسمان میں اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو وہ دونوں برباد ہو جاتے،

وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا (الآیہ)

اور جس قدر مخلوقات آسمانوں اور زمین میں ہیں چار و ناچار اللہ ہی کے آگے سربسجود ہیں،

دنیا کی کوئی طاقت خدا کی مرضی و مشیت پر غالب نہیں آسکتی،

وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۖ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ

اور تم نہ تو زمین میں ہرا سکتے ہو اور نہ آسمان میں اور خدا کے سوا نہ تو کوئی تمہارا کارساز ہے اور نہ مددگار

حتیٰ کہ ملائکہ وغیرہ بھی کچھ کام نہیں آسکتے،

لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ،

(فرشتے) اس کے آگے بڑھ کر بات نہیں کر سکتے اور وہ اسی کے حکم پر کاربند رہتے ہیں،

دوسرے گمان کی بھی اس نے پوری شدت کے ساتھ تردید فرمائی ہے۔ اول تو اسلام کے جو بنیادی عقائد ہیں وہ خود ایسے ہیں کہ اگر انسان ان پر قائم رہے تو مال و دولت کی فراوانی اس میں وہ جذبۂ استغنا و بے نیازی پیدا ہی نہیں

. . . ہونے دیگی، جو انسان کو تکبر و بے عملی کی راہ پر ڈال دیتا ہے، کیونکہ ایک سچے مسلمان کا عقیدہ یہ ہوتا ہے، کہ کثرت مال و دولت کا استحقاق کچھ شرف و مقرب ہونے کی بنا پر پیدا نہیں ہوتا بلکہ وہ عمل اور اس کے ساتھ توفیق الٰہی کا نتیجہ ہوتا ہے چنانچہ اسی بنا پر فرمایا گیا ہے،

وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ نَعْمَاءَ بَعْدَ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ السَّيِّئَاتُ عَنِّي ۚ إِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُورٌ إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

اور اگر ہم تکلیف کے بعد اسے آرام کی لذت چکھائیں تو کہنے لگتا ہے کہ اب مجھ سے سب سختیاں دور ہو گئیں وہ بہت ہی جلد خوش ہو جانے والا اور شیخی خورا ہے مگر جو لوگ صبر اور نیک عمل کرتے ہیں۔

دوسرے قرآن میں اس کی تصریح بھی فرما دی گئی ہے، کہ مال و دولت کی فراوانی ہر حال میں منعم ہونے کی دلیل نہیں ہے،

أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهِ مِنْ مَالٍ وَبَنِينَ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ ۚ بَلْ لَا يَشْعُرُونَ ۞

(مومنون - ۳)

کیا یہ لوگ ایسا خیال کرتے ہیں کہ ہم جو مال اور اولاد سے ان کی امداد کئے جا رہے ہیں اس کے یہ معنی ہیں کہ ہم ان کو فائدہ پہنچانے میں جلدی کرتے ہیں، بلکہ یہ سمجھتے نہیں،

اسی طرح قرآن پاک نے تیسرے سبب کی طرف بھی توجہ کی ہے، اور چونکہ یہ سبب خصوصیت کے ساتھ مسلمانوں کے لئے بہت زیادہ موجب فتنہ ہو سکتا تھا، اس لئے اس کو بہت تفصیل کے ساتھ باطل قرار دیا ہے، اس نے صاف صاف بتا دیا ہے کہ نسل و نسب یہ صرف تعارف کا ذریعہ ہیں، اور اصلی چیز خدا کے نزدیک تقویٰ ہے جو تمام اعمال خیر کا سرچشمہ ہے،

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ،

ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری ذاتیں اور برادریاں ٹھہرائیں تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو، اللہ کے نزدیک تم میں اکرم وہی ہے جو بڑا پرہیزگار ہے،

اس نے یہ بھی بوضاحت تمام بیان کر دیا ہے کہ دنیا ہو یا آخرت نسب کچھ کام نہیں آسکتا، آخرت کے سلسلہ میں فرمایا ہے،

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ،

جب صور پھونکا جائیگا تو اس دن نہ تو لوگوں میں رشتہ داریاں رہیں گی اور نہ ایک دوسرے کی بات

اور دنیا میں نسل و نسب کے بیکار ہونے کا حال اور مقامات کے علاوہ سورہ تحریم میں تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے۔ حضرت نوح و حضرت لوط علیہما السلام کے ازواج کا تذکرہ کر کے واضح کیا گیا ہے کہ

كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللهِ شَيْئًا،

یہ دونوں عورتیں ہمارے دو نیک بندوں کے نکاح میں تھیں پھر ان دونوں نے انکو دغا دی تو دونوں کے شوہر اللہ کے مقابلہ میں ان کے کچھ بھی کام نہ آئے،

اور اس اصول کو اور زیادہ موکد کرنے کے لئے فرعون کی بیوی کا تذکرہ کیا گیا ہے، کہ چونکہ ان کا عمل ٹھیک تھا، اس لئے فرعون کا فسق و فجور ان کی نجات کی راہ میں حائل نہیں ہوا، کہ اصلی چیز صرف عمل ہے،

وَضَرَبَ اللهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ (الآیہ)

مسلمانوں کے لئے اللہ فرعون کی بیوی کی مثال دیتا ہے کہ بیوی نے دعا کی کہ اے میرے پروردگار میرے لئے بہشت میں اپنے پاس ایک گھر بنا اور مجھ کو فرعون اور اس کے کردار سے نجات دے

اسی کے ساتھ قرآن نے یہود و نصاریٰ کی گمراہیوں کا حال بیان کرتے ہوئے بہت شدت کے ساتھ ان کے اس خیال کی تردید کی ہے کہ

نَحْنُ أَبْنَاءُ اللهِ وَأَحِبَّاؤُهُ

ہم خدا کے بیٹے اور اس کے چہیتے ہیں،

تاکہ ان کی گمراہیاں مسلمانوں کے اندر سرایت نہ کر جائیں، ان کے اس زعم باطل کے جو دوسرے نتائج تھے، ان کو جابجا بیان کیا گیا ہے، مثلاً سورہ نساء میں بتایا گیا ہے کہ ان کے اس خیال کا ایک نتیجہ یہ ہوا ہے کہ عدل و انصاف اور امانت کی ان کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رہی، اور اس بنا پر وہ خلافت الٰہی کے بھی مستحق نہیں رہے،

وَمِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ إِنْ تَأْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَنْ إِنْ تَأْمَنْهُ بِدِينَارٍ لَا يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ إِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَائِمًا ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْأُمِّيِّينَ سَبِيلٌ،

[illegible]

اور اہل کتاب میں بعض ایسے ہیں کہ اگر انکے پاس نقد کا ڈھیر امانت رکھو تو تمہارے حوالے کریں، اور ان میں بعض ایسے ہیں کہ اگر ایک اشرفی انکے پاس رکھو تو وہ بدون اسکے واپس نہ دیں کہ ہمہ وقت انکے سر پر کھڑے رہو، یہ اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ جاہلوں کا حق مار لینے میں

اور کہیں کہیں بالاختصار یہ فرما دیا ہے کہ ان کی تمام گمراہیوں کی بنا، ان کا یہی زعم باطل ہے کیونکہ اس کی بنا پر وہ آخری ہدایت الٰہی کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں،

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَى كِتَابِ اللهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّى فَرِيقٌ مِنْهُمْ وَهُمْ مُعْرِضُونَ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ وَغَرَّهُمْ فِي دِينِهِمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝

[illegible]

کیا تم نے ان لوگوں کے حال پر نظر نہیں کی جن کو کتاب کا ایک حصہ ملا تھا، انکو کتاب اللہ کی طرف بلایا جاتا ہے کہ ان کا جھگڑا چکا دے، اس پر بھی ان میں کا ایک گروہ پھر بیٹھتا ہے اور وہ منحرف ہیں، یہ اسلئے کہ ان کو دعویٰ ہے کہ ہم کو دوزخ کی آگ چھوئے گی بھی تو بس گنتی کے چند روز اور جو افترا پردازیاں یہ کرتے رہے ہیں انکی نے ان کو

اور سورہ نساء میں قرآن نے اس خیال کو شرک سے تعبیر کیا ہے کہ اس میں استکبار بھی پایا جاتا ہے، جو بندے کو خدا کے بعض خاص اوصاف مثلاً عدل و قدرت وغیرہ کا انکار بھی شرک باللہ کے تذکرہ کے فوراً بعد کیا گیا ہے،

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُزَكُّونَ أَنْفُسَهُمْ بَلِ اللهُ يُزَكِّي مَنْ يَشَاءُ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا،

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو بڑے مقدس بنتے ہیں، اللہ جس کو چاہتا ہے مقدس بناتا ہے اور کسی پر ایک ریشہ برابر ظلم نہیں ہوگا،

جو اس بات کی دلیل ہے کہ تزکیہ بھی شرک میں داخل ہے، غرض قرآن پاک میں یہودیوں کے اس عقیدہ باطلہ کی مختلف طریقوں سے تردید کی گئی ہے اور بطور اصل یہ فرما دیا گیا ہے،

لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلَا أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ وَلَا يَجِدْ لَهُ مِنْ دُونِ اللهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا

نہ تمہاری آرزوؤں پر ہوگی اور نہ اہل کتاب کی جو شخص برا کام کرے گا انکی سزا پائیگا، اور خدا کے سوا اسکو نہ تو کوئی حمایتی ملے گا اور نہ مددگار

پھر قرآن نے صرف انہی تنبیہات پر کتفا نہیں کی ہے، بلکہ اس سے بڑھکر یہ تصریحات بھی فرما دی ہیں کہ مسلمانوں کو امت مرحومہ ہونے کا جو شرف و اعزاز ملا ہے وہ یونہی کسی خاندانی یا نسبی شرف و امتیاز کا نتیجہ نہیں ہے، بلکہ انکی بنا چند مخصوص اوصاف ہیں، اور ان ہی کے ساتھ وہ مشروط ہے، فرمایا گیا ہے،

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (الآیۃ)

تم بہتر امت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کی گئی ہو کہ تم اچھے کام کرنے کو کہتے اور برے کاموں سے منع کرتے ہو،

سورہ حج میں بشارت ہوا ہے کہ مسلمانوں کو نصرت الٰہی اسلئے میسر ہوگی کہ ان کے اعمال اس کے مستحق ہونگے،

وَلَيَنْصُرَنَّ اللهُ مَنْ يَنْصُرُهُ إِنَّ اللهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ

اور جو اللہ کی مدد کریگا اللہ بھی اسکی ضرور مدد کریگا بیشک اللہ زبردست اور غالب ہے، یہ وہ ہیں کہ اگر ہم زمین میں انکے پاؤں جما دیں تو نماز پڑھیں

وَتَنْہَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ ۔ اور زکوٰۃ دیں گے، اور اچھے کام کے لئے کہیں گے اور برے کاموں سے منع کریں گے۔

اور اسی سورہ کے آخر میں جہاں مسلمانوں کو "شہداء علی الناس" کے خطاب سے نوازا گیا ہے، وہیں "فا" تعقیب کے ساتھ فوراً ارشاد فرمایا گیا ہے، فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰہِ گویا یہ اعمال اس اعزاز کا اقتضا ہیں، اور اگر وہ اس امتیاز کے مقتضیات کو پورا نہیں کریں گے، تو وہ اس سے محروم کر دیے جائیں گے۔ چنانچہ سورہ محمد میں مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے،

وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْٓا اَمْثَالَکُمْ ۔ اور اگر تم سرگردانی کروگے تو خدا دوسرے لوگوں کو (تمہاری جگہ) لا بٹھائیگا، اور وہ تم جیسے نہیں ہونگے۔

ان تنبیہات کے بعد کیا کسی مسلمان کے لئے یہ گنجائش باقی رہجاتی ہے، کہ وہ عمل سے بے پروا ہو کر محض اسلئے اپنے نجات اخروی یا دنیاوی کا مستحق سمجھے، کہ وہ امت مرحومہ کا ایک فرد ہے، کسی مسلمان کے گھر پیدا ہوا ہے، یا اس کا نام عبد اللہ وغیرہ ہے؟

ایک غلط فہمی کا ازالہ

اوپر جو کچھ لکھا گیا ہے، اس کا مقصود اصلی یہ واضح کرنا ہے، کہ عمل کے بغیر کامیابی کی توقع رکھنا حماقت ہے۔ اس کا مقصود یہ ہرگز نہیں ہے، کہ توفیق الٰہی کے تصور سے قطع نظر محض عمل کو بنیاد کامیابی قرار دے دیا جائے کہ حقیقت میں یہ بھی ایک قسم کی گمراہی ہے، اور اس کے نتائج بھی ویسے ہی مہلک ہوتے ہیں جیسے عمل کو غیر ضروری سمجھنے کے نتائج۔ اس لئے کہ اس تصور کی بنا پر علاوہ اور خرابیوں کے ایک بڑی خرابی یہ پیدا ہو جاتی ہے، جیسا کہ یورپ میں مشاہدہ کیا جا سکتا ہے، کہ انسان کا رشتہ خدا سے باقی نہیں رہتا، اور اس وجہ سے اس کو جو کچھ کامرانیاں نصیب ہوتی ہیں وہ خود اس کے اندر بھی بڑے اور تفاخر تکبر غرور وغیرہ پیدا کر دیتی ہیں، اور دوسرے کے حق میں تو وہ اکثر عذاب ہی ثابت ہوتی ہیں، کیا گروہ اوروں کو ان میں شریک بھی کرے تو اس کے پیچھے من و اذی، لگا رہیگا، اور اس کے اندر اس قسم کے مواقع پر وہ جذبہ ہرگز نہیں پیدا ہو سکتا جو

اِنَّمَا نُطْعِمُکُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِیْدُ مِنْکُمْ جَزَآءً وَّلَا شُکُوْرًا ۔ ہم تمکو اللہ کی خوشنودی کیلئے کھلاتے ہیں تم سے کسی بدلہ یا شکریہ کے طالب نہیں

میں موجود ہے، اسی بنا پر اسلام نے اگر ایک طرف عمل پر زور دیا ہے، تو دوسری طرف توفیق الٰہی کا تصور بھی پیدا کرنا چاہا ہے۔ فرمایا گیا ہے

قُلْ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۔ کہدو سب کچھ اللہ کی جانب سے ہے۔

یہ مقام تفصیل کا طالب ہے، انشاء اللہ کسی اور فرصت میں اس پر گفتگو کی جائے گی۔

کوائف مدرسہ

۲۰ فروری کو مدرسہ کی تینوں مجالس، مجلس تعلیمی، مجلس کارکن اور مجلس انتظامیہ کے جلسے منعقد ہوئے، ہر مجلس نے اپنے الگ الگ جلسوں میں بہت غور اور سنجیدگی کے ساتھ اپنے متعلقہ شعبوں کا جائزہ لیا، اور بعض ضروری تجاویز منظور کیں، مجلس انتظامیہ کا جلسہ بعض ناگزیر اسباب و موانع کی بنا پر ایک عرصہ کے بعد منعقد ہوا تھا، اس لئے اس کو نسبتاً زیادہ کام انجام دینا پڑا۔ مدرسہ کے عام حالات کے سرسری جائزہ، سالانہ بجٹ کی منظوری اور نئے دار الاقامہ کی تعمیر کے سلسلہ میں جناب ناظم صاحب مدرسہ کی مخلصانہ مساعی پر اظہار مسرت کے علاوہ مجلس نے حسب ذیل امور کا فیصلہ کیا:

(۱) مجلس انتظامی کے جو ارکین اپنے کبر سن انحطاط قوئ یا مشغولیت کی وجہ سے مدرسہ کے سود و بہبود پر اپنا کافی وقت صرف نہیں کر سکتے، انھیں مجلس کی ممبری سے سبکدوش کر دیا جائے، اور ان کی بجائے ایسے لوگ منتخب کئے جائیں جن کی خدمات سے مدرسہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچنے کی توقع ہو۔

اس فیصلہ کے بموجب مجلس انتظامی کی ۷ جگہیں خالی ہوئی تھیں، جن کے لئے حسب ذیل ارکین کا انتخاب عمل میں آیا:

جناب عبد الغنی صاحب انصاری (بیگہاں)، اسسٹنٹ کمشنر انکم ٹیکس، جناب شیخ عبد الرؤف صاحب (کھنڈا)، جناب شیخ ابو الفتح صاحب (جمالپور)، جناب منظور احمد خاں صاحب (موہڈیار)، جناب حاجی قمر الدین صاحب (شاہ گنج)، جناب ڈاکٹر بدر الدین صاحب (شاہ گنج)، جناب حافظ فیض الحسن صاحب (دھوبی)

کچھ اور جگہیں ممبروں کے انتقال کی وجہ سے خالی ہوئی تھیں، ان ارکین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی، اور ان کی بجائے حسب ذیل ارکین منتخب کئے گئے،

جناب ڈاکٹر حافظ حاجی حفیظ اللہ صاحب سابق سول سرجن، جناب ڈاکٹر بشیر امام اصلاحی، جناب مولوی محمد عاصم صاحب اصلاحی (کوٹلہ)، جناب مولوی فضل حق صاحب وکیل (اعظم گڑھ)، جناب حاجی محمد علی خاں صاحب مختار (غازی پور)

(۲) مدرسہ کے مالی استحکام کے ذرائع معلوم کرنے اور نظم و نسق کے بعض شعبوں میں کچھ ضروری اصلاحات نافذ کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی، جو حسب ذیل اشخاص پر مشتمل ہو:

(۱) جناب مولانا مسعود علی صاحب ندوی (۲) جناب حافظ ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب (۳) جناب مرتضیٰ بیگ صاحب وکیل

اس کمیٹی نے متعلقہ مسائل کی چھان بین کرنے کے بعد اپنی رپورٹ جناب حاجی رشید الدین صاحب ناظم مدرسہ کے

پاس مجوّد کا ہے، جو اس وقت ان کے زیر غور ہے۔

(۳) مدرسہ کے نصاب تعلیم پر نظر ثانی کرنے اور حسب ضرورت اس میں ترمیمیں کرنے کے لئے علامہ سید سلیمان ندوی کی زیر صدارت ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی ہے، یہ کمیٹی مدرسہ کے نصاب تعلیم پر اس نقطۂ نظر سے غور کرے گی کہ مسلمانوں کی موجودہ ضروریات کے پیش نظر جن کا مدرسہ کے نصاب تعلیم میں ہمیشہ لحاظ کیا گیا ہے، کسی خاص تبدیلی کی ضرورت تو نہیں ہے، یہ کمیٹی یہ بھی تحقیق کرے گی کہ مدرسہ کے جو بنیادی مقاصد ہیں وہ موجودہ نصاب تعلیم سے کس حد تک پورے ہو رہے ہیں اور ان کے لحاظ سے اس میں کسی تبدیلی کی ضرورت ہے یا نہیں،

اس کمیٹی کی رپورٹ تا حال موصول نہیں ہوئی ہے، اس لئے کمیٹی کے نتائج تحقیقات کے متعلق ہم ابھی کچھ نہیں کہہ سکتے لیکن خیال یہ ہے کہ مجلس انتظامیہ کی ایک تجویز کے مطابق جس کمیٹی کا ایک فیصلہ یہ بھی ہوگا کہ انگریزی تعلیم کے نصاب کا معیار کسی حد تک اور اونچا کر دیا جائے گا تاکہ یہاں کے فارغ التحصیل طلبہ زیادہ قابلیت وصلاحیت کے ساتھ ملک وملت کے خدمات انجام دے سکیں،

(۴) معتمد مال کے عہدہ کے لئے جو جناب عبد الرحمٰن صاحب مرحوم سابق معتمد مال کے انتقال کے بعد سے اب تک خالی پڑا ہوا تھا، جناب شیخ ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب سابق سول سرجن کا انتخاب عمل میں آیا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف مدرسہ کے قدیم اور مخلص ہمدرد ہیں، اس سے توقع ہے کہ ان کا انتخاب مدرسہ کے لئے مستقل فائدہ کا باعث ثابت ہوگا،

(۵) مدرسۃ الاصلاح کے سامنے قوم وملت کی خدمت کا جو وسیع پروگرام ہے، اس میں عام مسلمانوں کی اسلامی تربیت بہت ممتاز اور نمایاں جگہ رکھتی ہے، اس مقصد کے حصول کے لئے اب تک مدرسہ مختلف وسائل سے کام لیتا رہا ہے، لیکن تجربہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اس کا سب سے زیادہ سریع الاثر طریقہ یہ ہے کہ عوام سے براہ راست تعلق پیدا کیا جائے، اسی بنا پر مجلس انتظامیہ نے یہ طے کیا کہ مدرسہ کی طرف سے دو مبلغ مقرر کئے جائیں، جو خاص طور سے عوام میں دین ومذہب کی اشاعت وتبلیغ کریں،

اس فیصلہ کے بموجب مدرسہ کو دو ایسے آدمیوں کی تلاش ہے، جو اس کام کو بہتر طریقہ سے انجام دے سکیں۔ جونہی اس میں کامیابی ہوئی مدرسہ کی طرف سے یہ کام وسیع پیمانہ پر شروع کر دیا جائیگا، انشاء اللہ اس سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچے گا، اس سلسلہ میں ہمارے پیش نظر ایک طے شدہ پروگرام بھی ہے، لیکن غالباً ابھی اس کا اظہار قبل از وقت ہوگا،

ان جلسوں کے سلسلہ میں ایک اہم بات قابل ذکر ہے، ان میں شرکت کے لئے حضرت علامہ سید سلیمان ندوی بھی تشریف لائے تھے، جو مدرسہ کی برسوں سے مجالس کے رکن ہیں، انھوں نے جلسوں کی شرکت سے فراغت پاکر طلبہ کے سامنے ایک نہایت موثر اور پر از معلومات تقریر ارشاد فرمائی، جس کی خوشگوار یاد اب تک ان کے دلوں میں باقی ہے، آپ نے کارکنوں کو بھی اپنے نیک مشوروں سے مشرف فرمایا،

ان جلسوں کی شرکت کے لئے مولانا مسعود علی صاحب ندوی اور علامہ سہیل صاحب بھی تشریف لائے تھے، ان کی موجودگی میں بہت سے مسائل نہایت خوش اسلوبی سے طے پاگئے۔

دائرہ حمیدیہ کے قیام کے دو بنیادی مقصد ہیں (۱) علامہ حمید الدین فراہی کی غیر مطبوعہ تصنیفات کی طبع واشاعت کا انتظام کیا جائے، (۲) ان کی تصنیفات کو جو زیادہ تر عربی زبان میں ہیں اردو میں منتقل کیا جائے تاکہ ان سے وہ لوگ محروم نہ رہ جائیں، جو عربی زبان نہیں جانتے۔ خوشی کی بات ہے کہ نامساعد حالات کے باوجود یہ دونوں کام بمشیت ایزدی آہستہ آہستہ انجام پا رہے ہیں،

ابھی حال میں مولانا کی ایک نہایت اہم تصنیف "جمہرۃ البلاغۃ" جو عربی زبان میں ہے خاص اہتمام کے ساتھ شائع کی گئی ہے، یہ وہی کتاب ہے جس کا ... تعارف عرصہ ہوا علامہ شبلی نے رسالہ الندوہ میں کرایا تھا اور اس کا خلاصہ بھی خود اپنے قلم سے شائع کیا تھا، یہ کتاب فن بلاغت پر لکھی گئی ہے، اور قرآن کی بلاغت سمجھنے کے لئے ایک عمدہ معیاری حیثیت رکھتی ہے، مولانا کی تصنیفات کے اردو ترجمہ کا کام بھی جاری ہے، اس وقت الامعان فی اقسام القرآن کا ترجمہ چھپ رہا ہے، امید ہے کہ جلد ہی شائقین اس کا مطالعہ کر سکیں گے، اس کتاب کے شائع ہونے کے بعد تفسیر سورہ مرسلات کا ترجمہ شائع کیا جائیگا، جس کی طباعت کا بار جناب حبیب اصغر صاحب قدوائی ڈپٹی کلکٹر اعظم گڈھ نے اپنے ذمہ لے لیا ہے،

مدرسہ کے اساتذہ اور طلبہ اپریل کے مہینہ میں اپنا ایک ہفتہ مخصوص طور سے مدرسہ کی خدمت واعانت پر صرف کیا کرتے ہیں، وہ چھوٹی بڑی جماعتوں میں تقسیم ہوکر ضلع کے دیہاتوں اور قصبوں میں نکل جاتے ہیں، اور لوگوں کو مدرسہ کی امداد واعانت پر آمادہ کرتے ہیں، اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ایک طرف تو مدرسہ کو مالی تقویت حاصل ہو۔ دوسری طرف اساتذہ کا عوام سے ربط بڑھے، تیسری طرف طلبہ کو قومی وملی خدمات انجام دینے کا عملی تجربہ اور سلیقہ حاصل ہوسکے،

اس دستور پر اس سال بھی عمل کیا جا رہا ہے، چنانچہ اساتذہ اور طلبہ کی ایک ٹکڑی جماعت اس وقت ہائے اطراف مختلف مقامات کا دورہ کر رہی ہے، اور دوسری جماعت اس کی واپسی پر دورہ شروع کرنے والی ہے، چھوٹے درجوں کے طلبہ اور بڑے درجوں کے وہ طلبہ جو کسی وجہ سے اس تجربہ میں حصہ نہیں لے سکتے، یا اپنے سفر سے واپس آگئے ہیں، مدرسہ پر پڑھنے لکھنے میں معروف ہیں،

وسط مارچ میں اراکین مدرسہ کا ایک بے ضابطہ جلسہ منعقد ہوا تھا، جس میں یہ طے کیا گیا تھا کہ اس سال چالیسواں وصول کرنے کے لئے اراکین کو خاص طور سے جد وجہد کرنی چاہئے، اس فیصلہ کے سلسلہ میں پہلی کارروائی یہ عمل میں آئی کہ اراکین کی تحریک پر ۲۳ مارچ کو مدرسہ کے تقریباً ڈیڑھ سو ہمدردوں کا ایک جلسہ ہوا، جس میں مدرسہ کی ضروریات وخصوصیات کو تفصیل کے ساتھ پیش کیا گیا۔ حاضرین پر اس کا بہت گہرا اثر ہوا، چنانچہ اس کے نتیجہ میں مختلف مقامات پر مدرسہ کی اعانت

کا کام بہت سرگرمی کے ساتھ شروع ہوگیا ہے، بعض اراکین مدرسہ جن میں مولوی حافظ عبد المجید صاحب وکیل کا نام خاص طور سے قابل ذکر ہے، بذات خود دیہاتوں کا دورہ کر رہے ہیں تاکہ لوگوں کو مدرسہ کی امداد و اعانت پر آمادہ کریں،

پچھلے ماہ میں مولانا طفیل احمد صاحب علیگ ممبر عزیز الدین آ احمد بلگرامی ڈپٹی کمشنر الہ آباد اور مولوی محمد احمد صاحب کاظمی ممبر مرکزی اسمبلی مدرسہ پر تشریف لے آئے، اور اپنا کافی وقت درسگاہ دار الاقامہ کتب خانہ اور بچوں کی لائبریری وغیرہ کے دیکھنے میں صرف کیا اور اس کے بعد بہت دیر تک مدرسہ کے نظام تعلیم وغیرہ پر گفتگو فرماتے رہے جاتے وقت مولانا طفیل احمد صاحب نے دس روپیہ اور جناب بلگرامی نے پچاس روپے مدرسہ کو عنایت فرمائے اور اپنے حوصلہ افزا کلمات سے کارکنوں کی ہمت افزائی فرمائی، ان معزز مہمانوں کی معیت میں جناب ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب بھی تشریف لے آئے تھے آپ نے بھی دس روپئے مدرسہ کو عنایت فرمائے۔

اس مہینہ میں مدرسہ پر ایک اور معزز مہمان جناب روش صدیقی بھی تشریف لائے تھے، یہ ایک اچھے اور خوش فکر شاعر ہی نہیں ہیں، بلکہ اس سے بڑھکر اپنے عقیدہ اور عمل کے لحاظ سے ایک بہت مخلص مسلمان ہیں، اس لئے یہاں ان کا کلام بہت شوق سے سنا گیا اور پسند بھی کیا گیا، آپ کے ساتھ مولانا انور صابری بھی تشریف لائے تھے۔

مدرسہ میں طلبہ کی صحت کی طرف کافی توجہ کیجاتی ہے، چنانچہ اسی بنا پر مختلف قسم کے مفید کھیلوں کا ہمیشہ سے یہاں رواج رہا ہے، لیکن آج کل ان کھیلوں میں ایک نئے کھیل بنوٹ کا بھی اضافہ ہوگیا ہے، اس فن کے ایک استاد مدرسہ پر بلائے گئے ہیں، اور وہ بہت شوق اور توجہ کے ساتھ لڑکوں کو اس کی تعلیم دے رہے ہیں، بہت سے منتخب لڑکے بنوٹ سیکھ رہے ہیں

ملا محمد داؤد صاحب مدنی رنگون میں ایک نہایت مخلص خادم ملت تھے، افسوس ہے کہ پچھلے دنوں ان کا انتقال ہوگیا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ،

ملا صاحب کا تعلق مدرسہ کے ساتھ بھی بہت ہمدردانہ اور مخلصانہ تھا، آپ مدرسہ کی خدمت میں ہمیشہ نہایت سرگرمی کے ساتھ حصہ لیا کرتے تھے، اور اب تو مدرسہ کے ساتھ ان کا شغف اس درجہ کو پہنچ گیا تھا کہ انھوں نے اپنی قیمتی کتابوں کا ایک معتد بہ حصہ جسے وہ بے انتہا عزیز رکھتے تھے، مدرسہ کی نذر کر دیا تھا، ایسے مخلص ہمدرد کا انتقال بلا شبہ مدرسہ کے لئے ایک غم انگیز سانحہ تھا، چنانچہ آپ کے انتقال کی خبر جب یہاں پہنچی تو مدرسہ بند کر دیا گیا، اور آپ کے لئے ایصال ثواب کیا گیا،

اساتذہ اور طلبہ کا ایک تعزیتی جلسہ بھی منعقد ہوا، جس میں مرحوم کے اوصاف و خصوصیات پر تقریریں ہوئیں اور متعلقین کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا گیا۔

گوشوارہ آمدنی،

از جنوری تا مارچ ۴۱ء

مدرسہ کی سالانہ روئداد بابتہ ۱۹۳۹-۴۰ء شائع کیجا چکی ہے، اور ۴۰ء کی رپورٹ اس وقت زیر ترتیب ہے انشاء اللہ یہ بھی عنقریب چھپکر تیار ہو جائے گی، اس کے بعد پھر علیحدہ سالانہ روئداد شائع نہیں کیجائے گی، کیونکہ ہمارا ارادہ یہ ہے کہ ہر سہ ماہی کے عطیات کی پوری تفصیل اسی رسالہ میں شائع کر دی جایا کرے، اس میں ہمارے لئے بھی سہولت ہے اور عطیہ دہندگان کو بھی طویل انتظار کی زحمت سے نجات مل جائیگی،

اس شمارہ سے ۴۱ء کی پہلی سہ ماہی کی رپورٹ شائع کی جا رہی ہے لیکن چونکہ اس سہ ماہی کے عطیات کی فہرست بہت طویل ہو گئی ہے، اور اس پرچہ میں زیادہ گنجائش نہیں ہے، اس لئے اس نمبر میں صرف اعظم گڈھ کی روداد شائع کی جا رہی ہے بقیہ آیندہ اشاعت میں شائع ہوگی،

جن مواضع سے چرم قربانی کی پوری رقمیں یکبارگی موصول ہو گئی تھیں، ان کا نام مع تفصیل رقوم اس فہرست میں موجود ہے، لیکن بعض ایسے مواضع ہیں جن کی رقموں کا کچھ حصہ ابھی قصابوں کے ذمہ باقی ہے اس لئے ابھی ان کا نام اس فہرست میں درج نہیں ہوا ہے، ان کی موصول شدہ رقمیں وصول کنندوں کے نام سے دفتر میں جمع ہیں، حساب مکمل ہونے کے بعد آیندہ اس کی تفصیل شائع کیجائیگی،

کچھ ایسے مواضع بھی ہیں جن کی رقمیں بالاقساط موصول ہوئی ہیں، اور اسی اعتبار سے درج ہوئی ہیں، ان کا پورا حساب بھی آیندہ ہی پیش کیا جاسکے گا، اس قسم کے مواضع حسب ذیل ہیں،

اسارڈھا، بھریا، پروا خالصہ، طوا، لاہی ڈیہہ، گھنی، دھنی پور، چھپارا، جے پور سکرور، مرزا پور وغیرہ،

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم	اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم	اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
شہر اعظم گڈھ		مولانا سید سلیمان صاحب ندوی	ھ ؍	نامی شو فیکٹری	عمر
مسٹر قدوائی صاحب ڈپٹی کلکٹر	لعہ ؍	حاجی محمد حافظ ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب ردیا ... موصول ...	عہ	میزان	[illegible]

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
اسرولی	
جناب شیخ جان علی صاحب وغیرہ معرفت حسین علی خانصاحب	للعہ ر
محترمہ عالیہ بی بی صاحبہ معرفت حسین علی خانصاحب	عا ر
جناب حسین علیخاں صاحب و مولوی عبد الحق صاحب اصلاحی	ے ر
جناب مولوی عبد الحق صاحب اصلاحی وغیرہ	صہ ر
جناب شیخ محمد خلیل صاحب و حاجی محمد شریف صاحب	عہ ر
جناب حسین علیخاں صاحب	عہ ر
میزان	لعہ
آنوک	
جناب انصاری صاحب	صہ ر
جناب شیخ محمد حنیف صاحب انصاری	عہ ر
جناب شیخ عبد الحق صاحب	عا ر
جناب حاجی محمد علی صاحب	عہ ر
جناب شیخ جھنگل شاہ صاحب	عہ ر
جناب شیخ علاء الدین صاحب	عہ ر
جناب مولوی الیاس صاحب	عا ر
جناب خان بہادر شیخ عبد الشافی صاحب	عا ر
جناب محمد سلیم صاحب	عہ ر
جناب عبد الرحیم صاحب	عہ ر
جناب عبد الحمید خانصاحب	عہ ر
جناب شاہ محمد صاحب	عہ ر
میزان	لعہ
آندھی پور	
جناب محمد یعقوب صاحب	۸ ر
میزان	۸ ر
اترج پور	
جناب شیخ بدر الدین صاحب	عہ ر
میزان	عہ ر
احمد پور اسنا	
معرفت جناب شیخ علی حسین صاحب	للعہ ر
میزان	للعہ
انجان شہید متصل ہمئی پور	
جناب نبی احمد شاہ صاحب	[illegible]
جناب فتح اللہ شاہ صاحب	[illegible]
میزان	للعہ
انجان شہید	
جناب محمد رفیع صاحب	عا ر
جناب حاجی قسمت علی صاحب	عہ ر
جناب شیخ رجب علی صاحب	۸ ر
جناب محمد مرتضیٰ صاحب	ے ر
جناب مرزا محمد کامل صاحب	عا ر
جناب مرزا محمد رضا صاحب	ے ر
میزان	عہ
جناب مرزا محمد جنید بیگ صاحب	لا ر
جناب حاجی باب اللہ صاحب	۵ ر
جناب مرزا محمد خلیل بیگ صاحب و جناب مرزا ولی محمد صاحب	[illegible]
جناب علی حسن خانصاحب وغیرہ	للعہ ر
جناب مرزا محمد شریف بیگ صاحب وغیرہ	للعہ ر
عزیزی مرزا ابو الکلام بیگ سلمہ	عہ ر
میزان	للعہ ر
بڑا پورہ	
جناب شبراتی صاحب و جھنگن صاحب	للعہ ر
میزان	للعہ ر
بندی کلاں	
مسلمانان معرفت مولوی عبد اللطیف صاحب	دعہ ر
جناب شیخ محمد ادریس صاحب	عہ
جناب چودھری محمد سلیم صاحب انصاری	ے ر
میزان	للعہ ر
بندی خورد	
مسلمانان معرفت مولوی سعید احمد صاحب	۵ ر

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
بندول	
جناب خان بہادر حاجی حامد صاحب نعمانی ریٹائرڈ تحصیلدار	ما عہ
جناب شیخ عبد الحکیم صاحب	عہ
جناب شیخ محمد زبیر صاحب	للعہ
جناب شیخ محمد سلیمان صاحب	عہ ر
جناب حاجی شمس الحق صاحب	عہ ر
میزان	[illegible]
بھور	
والدہ محترمہ جناب حکیم شوکت علی صاحب	عا ر
جناب کفایت اللہ صاحب	۲ ر
مسلمانان معرفت منشی احسن سلمہ	عہ
میزان	[illegible]
بکھرا	
جناب شیخ حسنو صاحب (قیمت قربانی)	ے
جناب شیخ محمد شفیع صاحب " "	ے
جناب محمد سلیمان خانصاحب	صہ ر
جناب شیخ محمد شریف صاحب	۸ ر
جناب محمد خانصاحب	عہ ر
جناب حافظ نجیب اللہ خانصاحب	ے
جناب شاہ محمد خانصاحب	[illegible]
جناب شیخ عباس علی صاحب	عا ر
جناب حافظ محمد یعقوب صاحب	عہ
جناب محمد حسن خانصاحب	[illegible]
جناب شیخ نبی جان صاحب	عہ ر
جناب شیخ محمد سلیمان صاحب	ے ر
جناب حافظ اصغر علی صاحب	[illegible]
جناب شیخ محمد ابراہیم صاحب	۱۲ ر
جناب مولوی زین الحق صاحب اصلاحی	۸ ر
جناب ماسٹر مشتاق احمد صاحب وغیرہ	ے
جناب شیخ محمد امین صاحب	۸ ر
جناب محمد جمیل صاحب	صہ
جناب رمضان خانصاحب	عہ ر
جناب شیخ محمد عباس صاحب وغیرہ	صہ ر
جناب محمد سلیمان خانصاحب و محمد اسحٰق صاحب وغیرہ	صہ ر
جناب حاجی حافظ ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب ریٹائرڈ سول سرجن	صہ ر
جناب شیخ امام علی صاحب	صہ ر
جناب شیخ نبی جان و محمد سلیمان خاں صاحبان	صہ ر
جناب حاجی بخت علی صاحب و محمد صدیق صاحب	صہ ر
جناب محمد یونس صاحب و شمس الدین صاحب وغیرہ	صہ ر
جناب شیخ محمد ابراہیم صاحب	صہ ر
جناب جھگڑو صاحب دھوبی	صہ ر
جناب شیخ محمد حسن صاحب حجام	۱۲ ر
میزان	ما صہ
بلریا گنج	
جناب عبد المجید صاحب	عہ ر
جناب شمس الحق خانصاحب	۸ ر
جناب محمد شفیع صاحب	۴ ر
جناب عبد الجبار خانصاحب	عہ ر
جناب شیخ محمد علی صاحب	عہ ر
جناب محمد حنیف خانصاحب	عہ ر
جناب محمد بشیر خانصاحب	عہ ر
جناب منشی عبد الجلیل خانصاحب	عہ ر
جناب حاجی لیاقت حسین صاحب	[illegible]
جناب عبد السلام خانصاحب	۴ ر
میزان	معہ
(بسہم)	
جناب منیر احمد خانصاحب	عہ ر
جناب مختار احمد صاحب	صہ ر
جناب مولوی فدا حسین صاحب	ے
جناب اقبال احمد صاحب	عہ
جناب حاجی محمد صاحب	عہ ر
میزان	[illegible]

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
بیکھا	
جناب محمد مصطفیٰ صاحب	عہ ر
جناب رتب علی صاحب	۴ر
میزان	۸ر
بنیا پارہ	
جناب مشتاق احمد صاحب	عہ ر
جناب شیخ توجہ حسین صاحب	للعہ
جناب منشی رحیم اللہ صاحب	۲ر
جناب حافظ محمد عمر صاحب وغیرہ	لعہ
جناب باسط خانصاحب	لعہ ۱۲
جناب منشی ابو الحسن صاحب	عہ ر
میزان	سعہ ۱۲
بنگانواں دگھوسی	
جناب شیخ رشید احمد صاحب و شیخ انیس الحسن صاحب وغیرہ	۸ر
میزان	۸ر
بڈھریا	
مسلمانان معرفت ڈاکٹر عبد اللہ خانصاحب	عہ ۴
میزان	عہ ۴

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
بھاٹن پارہ	
جناب منشی بابو اللہ صاحب	صہ ر
جناب محمد یسین صاحب وغیرہ	۸ر
جناب محمد خلیل صاحب	۵ر
جناب اقبال احمد خانصاحب	۴ر
جناب عبد الخالق صاحب رئیس	سے
جناب محمد خلیل خانصاحب	عہ ر
جناب اقبال احمد خانصاحب	صہ ر
میزان	معہ ۱۲
بھورمئو	
جناب شیخ محمد حسن صاحب و شیخ محمد باسط صاحب وغیرہ	عار
جناب شیخ ولی محمد صاحب رئیس	۸ر
میزان	۸ر
بھاواپور	
جناب عبد الغفور صاحب	عہ ر
میزان	عہ ر
بیری ڈیہہ	
جناب محمد فاروق خانصاحب	عار

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
جناب محمد سلیمان ابن اسحٰق خانصاحب	عار
جناب مرزا محمد حنیف بیگ صاحب	للعہ
جناب عبد القیوم صاحب	عار
جناب محمد سلیمان خانصاحب	عار
جناب شاہ محمد خانصاحب	۲ر
جناب عبد الولی صاحب عرف سنو	عار
جناب شیخ عبد الرزاق صاحب	صہ ر
جناب محمد سعید خانصاحب	عہ ر
جناب شاہ شمس الحق صاحب	عہ ر
جناب شیخ محمد بشیر صاحب	عہ ر
جناب شیخ محمد معروف صاحب	عہ ر
جناب عظمت اللہ صاحب	۱۲ر
جناب محمد اسمٰعیل خانصاحب عرف منگرو	۸ر
جناب شیخ ولیمان صاحب	۱۲ر
جناب شیخ محمد فاروق صاحب	۴ر
جناب عبد القدیر صاحب	عہ ر
جناب مرزا امجد علی صاحب	عہ ر
جناب محمد ابراہیم صاحب	۸ر
جناب شیخ محمد یعقوب صاحب	عہ ر
جناب محبوب علی صاحب	صہ ر
جناب رتب علی صاحب	۸ر
میزان	سہ ۲
برآمدپور	
جناب شیخ نور الحسن صاحب رئیس	عہ ر

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
بھادول	
جناب شیخ منصب علی صاحب	عہ ر
جناب شیخ محمد سمیع صاحب	عہ ر
جناب اصغر علی صاحب	عہ ر
جناب شیخ رجب علی صاحب	عہ ر
جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب	عہ ر
جناب شیخ محمد سمیع صاحب وغیرہ	عہ ر
میزان	عہ
بلسیا	
جناب عبد الصمد خانصاحب	عہ ر
میزان	عہ ر
بکیا لچھرام پور	
جناب شیخ امام علی صاحب و شیخ محمد جلیل صاحب وغیرہ	معہ ر
بناواں	
جناب علی حسین صاحب	عار
جناب محمد ہاشم صاحب	۸ر
مسلمانان	۸ر
میزان	سے ۱۲

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
ربار ی	
جناب شیخ ہدایت اللہ صاحب و ماسٹر نذیر احمد صاحب مختار	عہ
میزان	عہ
بسہی اقبال پور	
جناب محمد منیر صاحب و محمد تقی صاحب	سے ۱۲
جناب شیخ محمد مصطفیٰ صاحب	۴
جناب شیخ ابو الحسن صاحب	سے
جناب شیخ صدر الدین صاحب	۸
جناب محمد شریف صاحب و محمد مرتضیٰ صاحب	سے ۱۲
جناب عبد اللطیف صاحب	۸
جناب عبد القدیر صاحب و شیخ اصغر علی صاحب	۴
میزان	للعہ
پچھرہا	
محترمہ اہلیہ جناب محمد عبادہ صاحب انصاری	عار
مولانا فراہی	عار
حاجی رشید الدین صاحب	صہ
فراہی	

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
جناب حافظ عبد السلام صاحب	عار
میزان	لعہ
پرسہا	
جناب شیخ محمد عمر صاحب و شیخ مصطفیٰ صاحب	عار
جناب شیخ عنایت اللہ صاحب وغیرہ	صہ
جناب عبد الباری خانصاحب و شیخ محبوب صاحب	صہ
	عہ ر
میزان	معہ
پورہ ناظر	
جناب [illegible] صاحب	۸ر
جناب محمد اسمٰعیل خانصاحب	عار
جناب محمد یسین صاحب	عار
جناب عبد الشکور صاحب	۸ر
جناب عبد المجید صاحب	للعہ
میزان	لعہ ۲
پھدگودیہ	
جناب شیخ عبد القدوس صاحب	سے

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
پوٹریا	
جناب منشی محمد حسن صاحب وغیرہ	لعہ ر
(ٹیونگا)	
جناب شیخ محبوب صاحب	عہ ر
جناب شیخ محمد سلیم صاحب	۸ ر
میزان	ہیر
جیراجپور	
جناب حکیم مولوی صلاح الدین صاحب	دعہ ر
جناب شیخ محمد صدیق صاحب	عا ر
میزان	موعہ ر
جمڑی	
جناب حاجی محمد شفیع صاحب رئیس	۶ ر
جہمند پور ددنہ	
جناب شاہ محمد صاحب	۸ ر
جناب شیخ ابرار صاحب	۱۲ ر
جناب حاجی محمد اسمعیل صاحب	۴ ر
جناب شیخ مظہر صاحب	۲ ر

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
جناب شیخ حبیب صاحب	۶ ر
جناب شیخ محمد سمیع صاحب	ہیر
جناب شیخ محمد شریف صاحب وغیرہ	۶ ر
جناب علی حسن صاحب کرانی	عہ ر
جناب محمد اسحق صاحب	۴ ر
جناب مرزا اصغر صاحب	۴ ر
میزان	ہیچ ر
جھکہا	
مسلمانان معرفت ذاکر علی صاحب	ے ر
چکیا حسین آباد	
جناب حاجی تصدق صاحب و جانغلی صاحب	ہے ر
جناب عبدالرشید خانصاحب	عا ر
جناب حاجی قدرت صاحب	عہ ر
جناب حافظ عبدالحمید صاحب و حاجی نجیب اللہ صاحب	ے ر
میزان	لعہ ر
چکیا ابراہیم پور	
جناب عباس علی صاحب	عا ر

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
جناب حکیم الدین صاحب وغیرہ	عہ ر
جناب حافظ محمد خلیل صاحب	عا
میزان	صہ ر
چاندیٹی	
مسلمانان معرفت جناب حاجی امام علی صاحب	عسہ ر
چتارہ	
جناب شیخ محمد انیس صاحب	ے ر
مسلمانان معرفت نور محمد صاحب	دعسہ ر
میزان	للعہ ر
چھتے پور	
جناب ممتاز احمد خانصاحب وغیرہ	لعہ ر
جناب محمد صدیق خانصاحب	عا ر
جناب ممتاز احمد خانصاحب	صہ ر
جناب غلام نبی صاحب	عہ ر
میزان	معہ ر
پچھموری	
جناب محمد عمر صاحب	عہ ر

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
جناب محمد امین صاحب	عا ر
میزان	ے ر
چک شاہ کانی متصل خراسول	
جناب نیب علی صاحب	عہ ر
حسن پور	
جناب ہدایت اللہ خانصاحب وغیرہ	عا ر
حاجی پور گودھنہ	
جناب منو خانصاحب	۹ ر
جناب تصدق حسین خانصاحب	۸ ر
جناب حاجی محمد سمیع صاحب	۸ ر
میزان	عہ ر
خالص پور	
جناب شیخ محمد مرتضیٰ صاحب	عا ر
جناب شیخ علیم اللہ صاحب	عہ ر
میزان	ہیے
خاص ڈیہہ	

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
جناب شیخ محمد تقی صاحب	عہ
جناب شیخ محمد بشیر صاحب	ہیچ
جناب شیخ ابوالحسن صاحب	عہ ر
میزان	عبہ
خداداد پور متصل مندے	
جناب رمضان خانصاحب	ے ر
جناب منشی محمد اسلام خانصاحب	ے ر
میزان	ے ر
خراسول	
مسلمانان معرفت رجب علی صاحب	عہ ر
خداداد پور	
جناب محمد سعید خانصاحب و شیخ محمد صاحب	للعہ ر
محترمہ مسماۃ بتول بی بی صاحبہ	۸ ر
میزان	لعہ ر
دھنی پور وہاب	
جناب شیخ محمد صدیق صاحب رئیس	عسہ ر

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
(بقیہ نام ناظرین کرام آیندہ رپورٹ میں ملاحظہ فرمائیں)	
داؤد پور	
جناب شیخ ولی محمد صاحب	عہ ر
دوبانواں	
جناب منیر احمد صاحب و مہدی خانصاحب	لعہ ر
جناب ظہیر احمد خانصاحب	عا ر
جناب محمد حسن خاں صاحب و احمد خانصاحب وغیرہ	ہیے ر
جناب قمرالدین خانصاحب	عہ ر
میزان	عبہ
دیواپار	
جناب عبدالرحمن صاحب	عا ر
دیوگام	
جناب عبدالحمید صاحب و مرادن صاحب	عہ ر
جناب یحییٰ صاحب	عہ
جناب منشی منیر احمد صاحب	۱۲ ر
جناب عبدالستار خاں صاحب	۱۴ ر
ذریعہ عبدالجلیل صاحب	

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
جناب قاسم علی صاحب ذریعہ دبیر احمد خانصاحب	عہ ر
میزان	[illegible]
دوہری گھاٹ	
جناب شیخ محمود صاحب	عا ر
ڈھلئی فیروز پور	
جناب شیخ ریاض احمد صاحب	عہ ر
مسلمانان محال علی حسن صاحب	عہ
" محال سرفراز علی صاحب	صہ ر
میزان	عہ
ڈمری مخدوم پور	
جناب شیخ عبد القدیر صاحب	صہ ر
رسول پور	
مسلمانان معرفت شیخ محمد عمر صاحب وغیرہ	[illegible]
جناب محمد خانصاحب	عہ ر
میزان	[illegible]

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
راجہ پور سکرور	
جناب مولوی محمد تقی صاحب جج قیمت چرم قربانی	صہ ر
جناب معین الدین صاحب	۲ ر
جناب مولوی ابرار احمد سلمہ	۴ ر
میزان	[illegible]
رسول آباد	
جناب شیخ اکبر صاحب	عہ ر
جناب شیخ مختار احمد صاحب	۸ ر
میزان	[illegible]
رام پور	
جناب مولوی عبد اللطیف صاحب	عہ ر
سیدھا سلطانپور	
جناب مولوی عبد الرحمن خانصاحب ناصر اصلاحی	للعہ
جناب حافظ علی حسن صاحب وغیرہ	عہ ر
جناب مولوی محمد فاروق صاحب اصلاحی	عہ ر

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
جناب مولوی صدر الدین صاحب اصلاحی و مولوی عزیز الرحمن صاحب اصلاحی	[illegible]
میزان	[illegible]
سرائے میر	
جناب تار بابو عبد الوہاب صاحب اسٹیشن سرائمیر	۸ ر
جناب رفیق احمد صاحب	[illegible]
جناب اکبر صاحب	[illegible]
جناب حافظ نصیر الحق صاحب و افسر علی صاحب و محمد سلیمان صاحب	[illegible]
میزان	[illegible]
سہجنہ	
جناب محمد خانصاحب	عہ ر
جناب حاجی محمد خلیل صاحب	عہ ر
جناب حافظ احمد صاحب	[illegible]
جناب مولوی محمد سعید صاحب	[illegible]
میزان	معہ
سعد اللہ پور	
جناب عبد الشکور صاحب	۸

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
جناب شمشیر احمد خانصاحب	۸ ر
جناب حاجی ارمان خانصاحب	عہ ر
میزان	عا ر
سروال	
جناب شیخ محمد عمر صاحب ذریعہ مختار احمد صاحب	[illegible]
جناب حافظ شاہ محمد صاحب	صہ ر
جناب حافظ محمد خلیل صاحب	عا ر
جناب شیخ حسن علی صاحب	عہ ر
جناب مجاہد صاحب	[illegible]
میزان	[illegible]
سورہی	
جناب فیض محمد صاحب	صہ ر
جناب عبد الرشید خانصاحب	صہ ر
سورہی خورد	
جناب حاجی محمد سلیم خانصاحب	صہ ر
جناب حافظ جہانگیر صاحب و عبد القدیر صاحب	صہ ر
جناب عبد الرزاق صاحب و محمد ادریس صاحب عبد الجبار صاحب وغیرہ	للعہ

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
جناب حافظ فیض الحسن صاحب اصلاحی	للعہ
جناب محمد معروف خانصاحب	صہ ر
جناب عبد الرحمن صاحب و فتح محمد صاحب	[illegible]
جناب محمد نذیر صاحب و عبد الحمید و عبد الحئی صاحب	صہ ر
جناب عبد الغفور صاحب و امانت علی صاحب	صہ ر
جناب صدر الدین صاحب	۱۱ ر
میزان	[illegible]
سرسال	
جناب سلامت علی صاحب	عہ ر
جناب مرزا محمد امین بیگ صاحب	[illegible]
میزان	[illegible]
سرائے بجاؤ	
جناب محمد شریف صاحب عبد الستار خانصاحب وغیرہ	للعہ
بہریا	
جناب شاہ محمد علی صاحب	عہ
جناب رمان خانصاحب	[illegible]
میزان	[illegible]

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
سنجرپور	
جناب حاجی محمد شبلی صاحب	[illegible]
عزیزی فیروز احمد سلمہ	صہ ر
جناب شیخ منشی محمد خلیل صاحب	[illegible]
جناب شیخ محمد عارف صاحب	[illegible]
جناب محمد صدیق صاحب	[illegible]
جناب مولوی محمد یونس صاحب اصلاحی	[illegible]
جناب محمد خالق صاحب	صہ ر
جناب ظہیر احمد صاحب	صہ ر
جناب شیخ ولی اللہ صاحب	صہ ر
جناب شیخ محمد نصیر صاحب	صہ ر
جناب منشی شیخ باب اللہ صاحب	صہ ر
جناب حاجی حبیب اللہ صاحب	صہ ر
جناب شیخ معین الحق صاحب	صہ ر
جناب شیخ محمد قاسم صاحب	صہ ر
جناب علی حسن صاحب	للعہ
جناب محمد شعیب صاحب	صہ ر
جناب ریاست علی صاحب	[illegible]
جناب ممتاز احمد صاحب و الطاف احمد صاحب	صہ ر
جناب عبد الحق صاحب	صہ ر
جناب شیخ عبد الرحیم صاحب عرف اُدّو	صہ ر

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
جناب شیخ محمد عبد القدیر صاحب	۸ر
جناب شیخ عبد السلام صاحب	عہ ر
جناب عاشق صاحب قصاب	عہ ر
جناب منشی عبد القدیر صاحب	عہ ر
میزان	عیہ
سہراب پور	
جناب حاجی علی حسین صاحب	۶ر
سنوارہ	
جناب غیرت علی صاحب	۶ر
مسلمانان معرفت جناب مولوی خلیل حسن ندوی	عیہ
میزان	[illegible]
سلطان پور	
جناب عبد الرزاق صاحب وغیرہ	[illegible]
جناب خلیل احمد صاحب	۴ر
جناب شیخ محمد سعید و شیخ بدر الدین و شیخ عبد الوحید و شیخ عبد الحلیم صاحبان	[illegible]
جناب شیخ علی حسین صاحب	عہ ر
جناب محمد امین صاحب	۶ر

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
جناب سکندر صاحب	عہ ر
جناب عبد الحلیم صاحب جج	ہے
میزان	لہہ
سلہرا	
جناب عبد الحق صاحب	ہے ر
سیہی پور	
جناب عبد الشکور صاحب وغیرہ	للعہ ر
محترمہ اہلیہ جناب بخت علی صاحب	عہ ر
جناب شیخ عبد الرزاق صاحب	للعہ ر
میزان	للعہ ر
ستوہیا	
مسلمانان معرفت بخت علی صاحب	یمر
شیوراج پور	
جناب شیخ امیر علی صاحب	عہ ر
شاہ پور کندھرا	
جناب عبد الرؤف صاحب	عہ ر
میزان	عہ ر

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
شدنی پور	
جناب شیخ خلیل الرحمن صاحب	۶ر
صید پور	
جناب شیخ محمد جعفر صاحب	للعہ ر
صلاح الدین پور	
جناب عبد الجلیل صاحب و تفضل حسین صاحب	عہ ر
جناب عبد الظہیر صاحب	۱۴ر
جناب شیخ شمس الحق صاحب	۶ر
جناب شیخ محمود الحسن صاحب	للعہ
میزان	[illegible]
صدر الدین پور	
جناب شیخ حبیب اللہ صاحب	۴ر
طوا	
جناب عبد الحی صاحب و محمد ادریس صاحب	سعہ ر
علاؤ الدین پٹی	
جناب شیخ حکیم عبد الرحمن صاحب وغیرہ	للعہ ر

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
عالم پور	
جناب حاجی محمد بشیر صاحب	عہ ر
غالب پور	
مسلمانان معرفت اسرار خان صاحب	للعہ ر
فتحپور تال رتوے	
جناب شیخ علی حماد صاحب رئیس	لعیہ
ذریعہ " " "	للعہ
میزان	للعہ
فتحپور متصل چاندپٹی	
جناب اکرام الحق صاحب	۸ر
فتن پور متصل پھرہا	
جناب حاجی محمد یوسف صاحب وغیرہ	یمر
فخر الدین پور	
جناب محمد یعقوب صاحب	۶ر
جناب حاجی جمشید صاحب	عہ ر
میزان	ے ر

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
قطب الدین پور	
جناب محمد کالو خاں صاحب	۸ر
کوٹلا ڑی	
جناب شیخ محمد شفیع صاحب	عہ ر
جناب شیخ سخاوت علی صاحب	عہ ر
جناب شیخ علیم اللہ صاحب	عہ ر
مسلمانان	۶عہ
جناب شیخ منصب علی صاحب وغیرہ	ے ر
میزان	لعہ
کمرانواں	
جناب مولوی عبد الجلیل صاحب حکیم	للعہ
جناب شیخ محمد یعقوب صاحب	ہے
مسٹر فرید احمد صاحب	ہے
میزان	[illegible]
کوہنڈا	
جناب عباس علی صاحب	للعہ
جناب عبد الرحیم صاحب	للعہ
جناب جب علی صاحب وغیرہ	للعہ

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
جناب شیخ محمد عمر صاحب وغیرہ	لعہ
جناب شیخ ولیجان صاحب	للعہ
جناب شیخ عبد المجید صاحب	۶ر
جناب شیخ محمد شفیع صاحب قصاب	۱۴ر
جناب حافظ مظہر الحق صاحب	لعہ ر
جناب شیخ غلام صابر صاحب علوی	عہ ر
جناب اکرام الحق صاحب	ے ر
جناب الطاف حسین صاحب وغیرہ	للعہ
جناب ساموں صاحب نداف	للعہ
ذریعہ جناب جمیل احمد صاحب	۱۵ر
جناب صدر علی صاحب	للعہ
جناب شیخ صدر علی صاحب و شکر اللہ صاحب	[illegible]
جناب عبد المجید صاحب	للعہ
جناب تبارک حسین صاحب	للعہ
جناب صدر علی انصاری و زین العابدین صاحب	للعہ
جناب عبد الرحمن صاحب	۶ر
جناب منشی محمد یعقوب صاحب	عہ ر
ایک ہمدرد مدرسہ ذریعہ حافظ مظہر الحق صاحب	للعہ
جناب ابرار احمد صاحب	۲ر
جناب شیخ شمس الحق صاحب	۱۰ر
میزان	[illegible]

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
کرولی	
جناب توفیق احمد صاحب وغیرہ	عا ر
جناب شیخ محمد تقی صاحب	۸ر
جناب حافظ جلال الدین صاحب	۸ر
جناب شیخ محمد نذیر صاحب	عہ ر
جناب شیخ محمد شمشاد صاحب	عہ ر
جناب حافظ جلال الدین صاحب	عہ ر
میزان	سے ر
کرمینی	
مسلمانان معرفت جناب شیخ محمد یعقوب صاحب،	سے ر
کترا	
جناب حافظ عبد الستار صاحب	سے ر
جناب نبی احمد صاحب	۱۲ر
میزان	للعہ ر
کوزہ گھنی	
مسلمانان معرفت قاری توحید احمد صاحب	صہ عہ

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
جناب ممتاز احمد صاحب	عا ر
میزان	
کنجاری،	
جناب حافظ محمد جمیل صاحب	ہے ر
جناب محمد صدیق صاحب	۸ر
میزان	صہ ر
کریانواں	
مسلمانان معرفت مولوی عبد الرزاق صاحب اصلاحی	لعہ ر
ککری پور	
جناب شاہ محمد صاحب وغیرہ	عہ ر
کھونہنا	
جناب شیخ نصیر احمد صاحب وغیرہ	سے ر
کوٹلا	
جناب شیخ محمد صاحب	۸ر
جناب عبد الرحیم صاحب	عہ ر
جناب عبد الغنی صاحب	عہ ر

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
جناب شیخ دین محمد صاحب	للعہ ر
جناب شیخ بدھو صاحب	۱۲ر
جناب محمد تقی صاحب	عہ ر
جناب شیخ منیر احمد صاحب	۸ر
میزان	لعہ ر
کنڈیل	
مسلمانان ذریعہ نیاز احمد صاحب	عا ر
کشتی پور	
جناب حاجی اکبر صاحب	۸ر
کٹولی	
جناب شیخ عبد الحمید صاحب	۸ر
جناب شیخ نائب علی صاحب	۱۲ر
میزان	۹ر
کھرلیواں	
جناب شیخ محمد علی صاحب	۱۲ر
کمال پور	
جناب محمد جمیل صاحب	للعہ ر

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
کٹہا	
مسلمانان معرفت حبیب اللہ خانصاحب	للعہ ر
کجرا کول	
مسلمانان معرفت مولوی بدر الدین صاحب اصلاحی	۱۲ر
کپتان گنج	
جناب نذیر احمد صاحب دکاندار	عہ ر
کھنڈواری	
جناب محمد جواد خانصاحب	سے ر
جناب حامد خانصاحب و محمد خلیل خانصاحب	صہ ر
جناب محمد یوسف خانصاحب	عا ر
جناب سلیمان خانصاحب	سے ر
جناب بنو خانصاحب و محمد شریف خانصاحب	عہ ر
جناب امداد خانصاحب وغیرہ	عہ ر
جناب محمد حسن صاحب و محمد یوسف خانصاحب	ہے ر
جناب عبد اللہ خانصاحب و محمد شریف خانصاحب	عہ ر
جناب شیخ محمد خلیل صاحب	عہ ر
جناب شیخ یادن صاحب	عہ ر
میزان	لعہ ر

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
گوزرا	
جناب محمد خلیل صاحب	۵ر
جناب غلام صابر صاحب	۵ر
جناب محمد ہادی صاحب	۸ر
محترمہ آمنہ خاتون صاحبہ	۳ر
جناب عبد الاحد صاحب	۸ر
میزان	۱۲ر
گنگاپور گودام	
جناب حافظ محمد اخلاق صاحب	للعہ
گجھڑا	
جناب وکیل احمد ابن حاجی عبد الرحمٰن صاحب مرحوم	عا ر
گھوری پور	
جناب عبد الغفور صاحب و حافظ محمد سلیم صاحب	صہ ر
گلوا گوری	
جناب شمس الدین صاحب	۸ر
جناب خوشروے خانصاحب	۸ر

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
جناب علیم اللہ صاحب	۶ر
جناب سلیم اللہ صاحب	۴ر
میزان	۱۲ر
گودھنہ	
جناب محمد صدر علی صاحب	۸ر
جناب محمد سمیع خانصاحب	۶ر
جناب باب اللہ صاحب قصاب	۴ر
جناب محمد مرتضیٰ خانصاحب	۸ر
جناب شیخ سلامت حسین صاحب	۸ر
میزان	ہے ر
گورڈیہہ	
جناب مختار احمد صاحب	عا ر
جناب رمضان علی عرف چھیدی خانصاحب	سے ر
میزان	صہ ر
لوہرا	
جناب حاجی منصب علی صاحب وغیرہ	للعہ ر
مسلمانان ذریعہ • •	لعہ ر
جناب محمد رضا صاحب	ہے ر

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
جناب محمد سلامت صاحب	۱۲/
جناب شیخ علیم اللہ صاحب	عہ/
میزان	عہ
لکھا پور	
جناب مختار احمد صاحب	عہ/
جناب خلیل احمد صاحب	۲/
جناب وکیل احمد صاحب	۱۲/
لدھوائی	
جناب ماسٹر طاہر صاحب و شیخ ہدایت اللہ صاحب	۲/
جناب عبد الحئی صاحب	۱۰/
میزان	۸/
محمد آباد گوہنہ	
جناب محمد یونس صاحب مختار	۲/
جناب مولوی علی محمد صاحب ریٹائرڈ جج	للعہ/
میزان	للعہ
مرزا پور	
جناب مرزا عبد السلام بیگ صاحب	۶/

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
محترمہ اہلیہ جناب مرزا محمد مصطفےٰ بیگ صاحب	۱۰
میزان	معہ
ماہل	
مسلمانان ذریعہ منگلی خانصاحب پٹھان ٹولہ	عہ/
" مولوی ننکو اللہ صاحب	۲/
جناب محمد سلیمان صاحب قصاب	عہ/
جناب عبد الغفور صاحب	۲/
میزان	للعہ
محمد پور (سگڑی)	
جناب دین محمد صاحب	عہ/
محی الدین پور	
جناب علی احمد خانصاحب	۱۲/
جناب محمد حسین صاحب	۴/
میزان	۱۲/
مظفر پور تھنولی	
جناب تفضل حسین صاحب	عہ/
جناب مہدی حسن صاحب	عہ/
جناب مہدی حسین صاحب	عہ/
میزان	۸/

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
مقصودیہ	
جناب مصاحب علی صاحب و محمد شفیع صاحب علی داد صاحب	۶/
مہوارہ خورد	
جناب محمد ذاکر صاحب	۲/
جناب رفیق احمد صاحب عفیو اصلاحی	عہ
میزان	عہ
مہوارہ کلاں	
جناب محمد شفیع صاحب	عہ
جناب شیخ محمد اسحٰق صاحب	للعہ/
جناب شیخ مختار احمد صاحب	للعہ
میزان	عہ/
محمد پور	
جناب محمد ادریس خانصاحب	عہ
جناب محمد مصطفےٰ صاحب	عہ
میزان	۶/

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
مانک پور	
جناب سیر احمد صاحب وکیل	۱۴/
مہوال	
جناب محمد محبوب خانصاحب	۲/
جناب محمد اماں خانصاحب	۶/
میزان	عہ/
مسلم پٹی	
جناب مرزا صغیر احمد بیگ صاحب	سعہ
جناب مرزا مقبول احمد بیگ صاحب	معہ
میزان	سعہ
نصیر پور	
جناب صفدر خانصاحب	۲/
جناب محمد خلیل خانصاحب	عہ/
جناب احمد خانصاحب	۶/
جناب محمد عمر خانصاحب	۲/
جناب سلیم اللہ خانصاحب	۶/
میزان	عہ

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
تدانول	
جناب شیخ محمد صاحب	للعہ/
جناب محمد حسین صاحب	۶/
میزان	۱۲/
ننگوال	
مسلمانان مولوی عبد العزیز صاحب اصلاحی	عہ/
نونیا ڈیہہ	
جناب علی حسن خانصاحب	عہ/
مسلمانان معرفت شیخ محمد نذیر صاحب	عہ/
میزان	عہ
نونا ری	
جناب حاجی محمد علی خانصاحب مختار	للعہ/
جناب حفیظ اللہ صاحب مختار	عہ/
جناب محمد بشیر خانصاحب	للعہ/
جناب محمد سلیم صاحب و محمد شبلی صاحب	للعہ/
جناب علی حسن صاحب و عبد الشکور خانصاحب	للعہ/
جناب بابو خاں صاحب وغیرہ	للعہ/
جناب شیخ بدیع الزمان صاحب و محمد یعقوب صاحب	للعہ/

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
جناب شاکر خانصاحب	۱۲/
جناب انور خانصاحب	۶/
جناب حکیم فضل الرحمٰن خانصاحب	عہ/
جناب مختار خانصاحب و محمد سمیع خانصاحب	۶/
جناب شیخ حفیظ اللہ صاحب	۱۲/
جناب شیخ عبد الجبار صاحب	للعہ/
جناب شیخ علی حسن صاحب	۱۲/
میزان	للعہ/
نیا وج	
مسلمانان ذریعہ مولوی بدر الدین صاحب اصلاحی	عہ
نتھو پٹی	
جناب شیخ اسعد صاحب	عہ
نتھو پور	
جناب عبدل خانصاحب	۸/
جناب حبیب اللہ صاحب	عہ/
میزان	۱۲/

اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقوم
نوادہ	
جناب بخت خانصاحب	مہ/
جناب شیخ محمد نذیر صاحب	عہ/
میزان	عاہ/
نور الدین پور	
جناب محمد اسحق صاحب	عاہ/
نور پور	
جناب قاضی ابن الحسن صاحب رئیس	عـہ/
نیم ڈانڑ	
جناب محمد سلیمان میانصاحب	مہ/
ہمئی پور	
جناب شیخ عبد الجبار صاحب	ہیہ/
جناب حافظ محمد اسحق صاحب	عا/
جناب مولوی ابو سفیان صاحب اصلاحی	مہ/
میزان	ہعہ/
ہنگائی پور	
جناب حافظ عبد الحق صاحب	ہیہ/
جناب عبد الرشید صاحب	عا/
میزان	ہیہ/

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
اوقاف	
پھرہا	
آمدنی جائداد موقوفہ شیخ محمد یعقوب صاحب مرحوم معرفت محمد سلیم خانصاحب بڈھریا	للعہ/
کھنڈواری	
زر منافع جائداد موقوفہ صدر علی خانصاحب مرحوم	ےہ/
داؤدپور	
زر منافع جائداد موقوفہ شیخ محمود صاحب مرحوم	مہیہ/
سنجر پور	
زر منافع جائداد موقوفہ شیخ محمد شفیع صاحب	عـہ/
طوا	
جائداد موقوفہ حافظ عبد الرحمٰن صاحب مرحوم	مہیہ/
وصولی لگان لاہی ڈیہہ	میعہ
״ ״ براهن پور	مہعظ

اسمائے گرامی عطا کنندگان	تعداد رقم
چھانوں	
زر منافع جائداد موقوفہ محترمہ حبیبہ بی بی مرحومہ	للعہ/
کلکتہ	
جناب منشی ممتاز علی صاحب ملیح آبادی بتوسط شیخ محمد مصطفیٰ حسین صاحب مالک کارخانہ نکٹائی برانڈ زردہ فیکٹری	عـہ/
بمبئی	
زر منافع جائداد موقوفہ شیخ صاحب علی صاحب ابن شیخ محمد فقیر صاحب مرحوم ساکن موضع پرسہا بتوسط منشی محمد سمیع صاحب۔	عما/